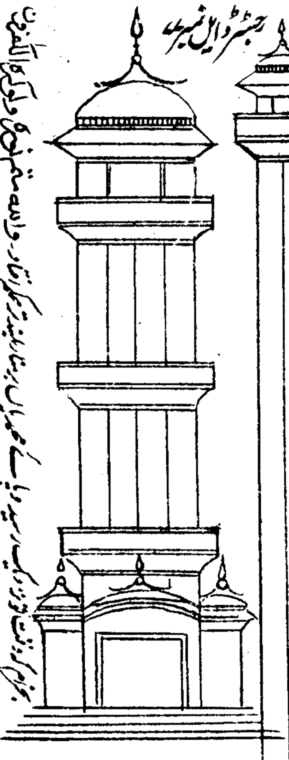
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷



إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور و معروف اخبار ہر مہینے کی ۲ و ۶ و ۱۰ و ۱۴ و ۱۸ و ۲۲ و ۲۶ و ۳۰ تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیاں بینی	دو بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

قیمت پیشگی سالانہ

۱۔ عوام سے

۲۔ خواص و معاونین سے

۳۔ ہندوستان سے باہر سے

۴۔ غیر مذاہب والوں سے

۵۔ اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپے سے کم آمدنی والے لوگوں سے

نوٹ: کا سالانہ اضافہ بہ سبب بالا قیمتوں میں طوبل اشاعت کی وجہ سے کیا گیا ہے۔

نمبر اول	قادیان دارالامان مورخہ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۲۷ ذیقعدہ ۱۳۲۵ھ	جلد ۱۲

نئے سال کے تمہیدی نوٹ

(ناظرین و سرپرستان الحکم کو نیا سال مبارک ہو آمین)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے محض اپنے فضل سے مجھ کو موقعہ دیا کہ میں الحکم کی بارھویں جلد کا پہلا نمبر ترتیب کرنے کی توفیق پاتا ہوں۔ اس نمبر کے ساتھ بارھویں جلد کا آغاز ہوتا اور یہ اسی کا فضل اور محض فضل ہے جو اس نے مجھے اپنے مامور اور مقبول رسول اور نبیوں کے موعود مامور کے آخری سلسلہ کی اشاعت کے صیغہ میں قابل ناز موقعہ مجھے عطا فرمایا اور ایسے وقت اور ایسی حالت میں کہ کسی کے خیال اور وہم میں بھی اجرائے اخبار کا گذر نہ تھا میں اس سبقت پر جسقدر ناز کروں میرے لئے زیبا اور اس فضل کا جسقدر شکر کروں وہ کم ہے میں اس فخر کو ہمیشہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بیان کرونگا جب تک زندہ ہوں اور میرے مرنے کے بعد سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کے اولیات کے حصہ میں وہ مورخ ذکر کریں گے جو اس بار عظیم کو اٹھائیں گے۔

گذشتہ گیارہ سالوں میں الحکم کے ذریعہ کیا کام ہوا یہ اگرچہ قصہ دلآویز ہے مگر طویل ہے گیارہ سال کی کہانی چند منٹ میں سنا سکوں میرے لئے ناممکن نہیں تو محال ضرور ہے اور نہ اس وقت اس کی حاجت محسوس کرتا ہوں۔ اس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنے ہوں گے کہ میں اپنی تعریف کروں۔ اسی بنا پر میں ہمیشہ ان خطوط اور تحریروں کو نظر انداز کر دیا کرتا ہوں جو الحکم کی خدمات کے اعتراف اور شکریہ میں آتی ہیں بہر حال جو کام اس نے کیا خدا کے فضل سے کیا اور آئندہ جو کریگا اسی کے فضل اور توفیق سے کریگا۔

الحکم آج جس پیمانہ پر شائع ہو رہا ہے اور اپنوں اور غیروں کی نظر میں جو عزت اور وقعت اس کے لئے ہے اسکو دیکھکر بے اختیار میرا سر اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جاتا ہے اور جب الحکم کے پہلے نمبر میں اپنے پہلے آرٹیکل کو پڑھتا ہوں تو میرے دل میں کمال آبی کے لئے اور بھی جوش پیدا ہوتا ہے میں نہیں جانتا وہ کونسا وقت اور گھڑی تھی جب میں نے اس پہلے آرٹیکل کے عنوان پر یہ شعر لکھا

جب توکلت علے اللہ یہ آغاز کیا
پر نکل آئیں گے اور دیکھنا پرواز کیا

آج اسکی حالت پرواز مجھے جو مسرت دے رہی ہے دوسرے اس سے شاید لذت نہ اٹھا سکیں مگر یہ شعر اسوقت کی اور اسوقت کی حالت کا آئینہ ہے۔

سال گذشتہ میں خصوصیت کے ساتھ نئے سال کے تمہیدی نوٹ کے ضمن میں الحکم کی چھپائی کی مشکلات کو حل کرنے کے لئے ایک مشین کے منگوانے کا مصمم ارادہ ظاہر کیا گیا تھا چنانچہ ۲ جنوری ۱۹۰۷ء کے دوسرے صفحہ پر میں نے لکھا تھا کہ:۔ اس سال میں نے مصمم ارادہ کیا ہے کہ الحکم کو مشین پر چھاپنے کا انتظام کیا جاوے۔ ہاں اس کا پورا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔

خدا تعالیٰ کا شکر اور اس کے فضل کا کرشمہ ہے کہ مجھے ایک مخلص بھائی کی مدد سے یہ توفیق ملی کہ قادیاں جیسے گاؤں میں مشین پریس قائم کر سکوں جو انشاء اللہ عنقریب سٹیم پریس ہوگا اور اردو اور انگریزی ہر قسم کی چھپائی کا کام کریگا۔ جیساکہ گذشتہ سال کے نوٹ سے (جس کا حوالہ اوپر دیا ہے) ظاہر ہے فی الحقیقت یہ خدا تعالیٰ ہی کے فضل سے ہوا ہے مشین کے آجانے سے بہت سہولت ہو گئی ہے اور انشاء اللہ العزیز اور بھی سہولتیں ہو جائینگی اور قوم کے لئے اس مفید لٹریچر کا ایک ذخیرہ بہم پہونچانے کی سعی کیجاوے گی جسکی ضرورت ہے یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔

سال رواں میں الحکم کی ترتیب میں کوئی اضافہ یا تجدید ہوگی یا کیا میں کچھ نہیں کہ سکتا یہ وقتی ضرورتوں پر منحصر ہے ہاں میں یہ ضرور کہونگا کہ الحکم کے مطمح نظر اور اس کا موضوع ہر پہلو سے اسلام اور مسلمان ہوگا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ ہی کی تائید اور توفیق پر منحصر ہے وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ امر بھی موجب مسرت ہے اور سرپرستان الحکم کے لئے مزید راحت کا موجب ہو کہ بارھویں جلد ہفتہ میں دو بار کی ترتی سے شروع ہوتی ہے خدا کرے کہ یہ قوم اور ملک کے لئے مفید اور موجب برکات ہو اور اسمیں استقلال اور دوام کی قوت پیدا ہو۔

دعا بحضور رب العلیٰ

اے خدا اے بندوں کے مالک کہ تیری قدرت کا زبردست ہاتھ ہر ایک کی گردن پر ہے۔ اے دروازہ ہائے رحمت کے کھولنے والے ہر طرح کے اسبابوں کے مہیا کر دینے والے ہمارے واسطے وہ سبب اور ایسا سامان مہیا فرما جو ہماری طاقت درخواست و طلب سے بڑھکر ہے۔

خدایا ہم کو خاص اپنے کام میں مشغول ہونے کی توفیق عنایت فرما کہ ہم تیرے ہی انصاف و داد سے تسلی یاب ہوں۔ تیری مخلوق سے کوئی تمنا اور آرزو ہم کو نہ رہے۔ ہمارا انس و محبت اگر ہو تو تجھہ سے ہو تیرے غیر سے تعلق خاطر ہمیں وبال جان ہو تیری تقدیر پر رضامندی ہماری خوشی ہو تیری طرف سے کسی زحمت و بلا کے آنے پر ہمیں صبر آجائے۔ صرف تیرے ہی عطا پر ہم قناعت کرنے والے ہوں۔ اور تیری ہی نعمتوں کے شکر گذار محض تیری ہی یاد سے ہمیں لذت ملے اور تیری ہی سچی کتاب ہمارے لئے راحت و شادمانی کا باعث ہو۔ رات کی درمیانی حسنات گھڑیوں اور دن کے آغاز و انجام پر ہمیں تیری ہی ذات پاک کے ساتھ راز گوئی کی عزت حاصل ہو وہ دنیا جو تیری پاک یاد سے غافل کرنے والی ہے اس سے ہم کنارہ کش ہو جائیں۔

اور آخرت سے دوستی اور محبت کا لگاؤ پیدا ہو۔ تیری ملاقات کا شوق غالب ہو۔ تیری ہی جناب کیطرف ہر وقت متوجہ رہیں گویا کہ ہم ہر وقت موت کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ اور سمجھیں کہ یہ ہی ایک سچی راہ ہے جس راہ سے ہم نے تیرے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

اے ہمارے **پروردگار** جو وعدے تو نے ہمارے حق میں اپنے پیارے رسولوں کی زبان پر فرمایا ہے وہ ہمیں عنایت فرما ہم کو روز قیامت کی رسوائی سے بچا بے شک تیری ذات سے ہرگز خلاف وعدہ نہیں ہوتا۔

آلہی اپنی توفیق کو ہماری رفیق اور راہ راست کو ہمارا طریق مقرر فرما خداوندا ہمارے مقصدوں میں ہم کو تو کامیاب کر اور ہماری توبہ قبول کر کہ بے شک تو توبہ قبول کرنے والا مہربان تو ہی ہے

آلہی ہماری صبح کا آغاز تیرے ہی نام پاک سے ہو اور اختتام شام پر بھی تیرا ہی نام پاک منہ سے نکلے تیرے ہی نام سے ہماری زندگی ہو اور تیرے ہی نام سے ہماری موت ہماری رجوع آخری تیری ہی جناب کیطرف ہو۔

خدایا۔ اپنے روئے مبارک کی لذت دیدار ہمیں عطا فرما اور اپنی ملاقات پاک کا ذوق و شوق ہمارے دلوں میں پیدا کر

بار آلہا۔ ہمیں سچ کو سچ کر دکھا اور اسی سچ کی تابعداری پر قایم رکھ۔ اور جھوٹ ہمیں جھوٹ ہی نظر آوے۔ اور اس سے ہمیشہ ہم کو نفرت اور پرہیز ہی حاصل رہے۔

آلہی ہمیں ہر ایک چیز کی اصلیت اور حقیقت سے نگاہ کر دے اور ہم ایسی حالت میں موت نصیب کر کہ ہم تیرے فرمانبردار مسلمان ہوں اور ہم کو اپنے خاص نیک بندوں کی جماعت میں شامل فرما۔ ظالموں بے انصافوں کی بدی کو ہم سے دور کر۔ اور اپنے صادق ایمانداروں کی دعا میں ہم کو شریک کر۔ اپنی یاد کی غافلوں اور غفلت کی نیند میں سونے والوں کی نیند سے ہمیں جگا دے اور ہم کو اپنے پیارے برگزیدہ رسول کریم کی شفاعت سے بہرہ مند کر۔ اور اس حال میں کہ ہم تیری عطا کردہ سلامتی سے امن پانے والے ہوں۔ ہم کو بہشت میں داخل فرما۔ اپنے خالص پرہیزگاروں کی جماعت میں قیامت کے دن ہمیں اٹھا اور اپنے پناہ دینے والے آتش دوزخ سے ہم کو نجات دے۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی بخشش اور اپنا رحم نازل فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی خاص مدد اور نصرت عنایت فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بندے ہوئے کام کھولدے۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو توصلاحیت عطا کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کشادگی مرحمت فرما۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس کے اقران و امثال پر عزت و بزرگی سے سرفراز کر۔

خداوندا۔ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گناہوں خطاؤں لغزشوں سے درگذر کر۔

اے توبہ کرنے والوں کے سچے دوست ہماری توبہ قبول کر۔

اے۔ اے ڈرے ہوئے اور خوف زدہ ہوئے ہوؤں کے امان دینے والے ہم کو امن دے۔

اے۔ حیرت میں بھٹکتے پھرنے والوں کے رہنما ہماری رہنمائی کر۔

اے۔ فریادیوں کے فریادرس ہماری فریاد کو پہنچ اے ناامیدوں کے امیدگاہ ہماری امیدوں کو منقطع نہ کر۔ اے گنہگاروں پر رحم کرنے والے ہم پر رحم کر خطاکاروں کے بخشنے والے ہماری خطا معاف کر۔ سب قسم کی بدیوں کو ہم سے دور فرما اور اپنے نیکوکار بندوں کے ساتھ ہمارا انجام بخیر کر۔

آلہی۔ ہمارے گناہوں کو بخش۔ ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر ہمارے سینوں کو کھولدے۔ ہمارے دلوں کی نگہبانی کر ہمارے دلوں کو اپنی ہدایت کے نور سے روشنی فرما۔ ہمارے کاموں کو آسان کر ہمارے مراد و حاجات کو حصول کا درجہ عطا فرما۔

الہی۔ ہم کو بھی ہمارے والدین کو بھی ہمارے بزرگوں کو بھی اور ہمارے استادوں کو بھی ہمارے دوستوں اور آشناؤں کو بھی ہمارے خویشوں اور قرابتیوں کو بھی اور ان لوگوں کو بھی کہ جنکا حق ہم پر ہے اور جمیع امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اپنے خاص رحم و کرم سے بخشدے۔

آلہی کسی بدی سے جو ہم پر آتے والی ہو۔ ہم کو بچا لینا۔ عذاب دوزخ عذاب قبر اور قیامت کے دن کے عذاب سے ہم کو محفوظ رکھنا اور اپنے نیکوکار و پرہیزگاروں کی جماعت میں ہم کو اٹھانا۔

آلہی اپنے ذکر پاک کی عزت سے عنایتوں اور کرامتوں کے دروازے ہم پر کھولدیئے اپنی عبادت اور اطاعت کی توفیق عنایت کر۔ آفتوں اور مصیبتوں سے ہماری حفاظت فرما۔ رزق حلال اور جمیع نیکیوں میں ہم کو برکت دے۔

اے **فیاض** سب بلاؤں اور بیماریوں سے ہم کو نگاہ رکھہ۔ سب خلقت کے برگزیدہ رسول صلعم اور اس کی آل و اصحاب پر اپنی کامل رحمت نازل فرما۔

اے رحیم و کریم مولا۔ اے راست بازوں کے حامی اور حزب اللہ کے ناصر اسلام اور مسلمانوں کی تائید فرما اپنے امام حکم موعود کے ذریعہ۔

آلہی درود سلام نازل فرما۔ ہمارے سید و مولا محمد پر کہ تیری رحمت کے نزول کو اولین و آخرین سب معلوم کریں۔

آلہی۔ رحمت و درود ہمارے اس سردار پر نازل کر کہ روز قیامت تک ملاء اعلیٰ والوں میں اسکا چرچا رہے۔

آلہی۔ آلہی تیرے رحمت و انعام کا ظہور ہمارے سید و مولا خیر خواہی آدم پر ہر وقت اور ہر زمان میں ہو۔

آلہی۔ تیرے سب نبیوں پر اور کل رسولوں پر اور فرشتگان مقربین پر اور تیرے کل برگزیدہ نیکوکار و بندوں پر اور سب تیرے فرمانبرداروں پر رحمت نازل ہو۔

اے۔ سب رحم کرنے والوں سے بڑھکر رحم کرنے والے کل مہربانوں سے مہربان ہمکو بھی ایسے ہی نیکوکاروں کے ساتھ اپنی رحمت اور مہربانی میں شامل فرما۔ آمین۔

اطلاع

آج سے الحکم ہفتہ میں دو بار یا مہینہ میں اٹھہ بار شائع ہوگا اور یہ انتظام فی الحال تین ماہ کے لئے استمرار رکھا گیا ہے ایک اشاعت اٹھہ صفحہ کی اور دوسری اشتہارات سمیت ۱۰ صفحہ کی ہوگی۔ خاص ریڈنگ میٹر ۱۶ صفحہ سے ہفتہ وار انشاء اللہ کم نہ ہوگا قیمت میں عہ کا اضافہ کیا گیا ہے اور اگر یہ انتظام مستقل رہا اور قوم نے حوصلہ افزائی کی تو شروع اپریل میں اضافہ قیمت وصول کر لیا جاویگا۔ ورنہ تین ماہ کا اضافہ قیمت لیا جاویگا۔

مینیجر

عید اضحیٰ کی تقریب پر ایک ضروری اطلاع

یہ ذکر ایک سے زیادہ مرتبہ کیا گیا ہے کہ **سیالکوٹ** کی انجمن احمدیہ ہمارے سلسلہ میں ایک درفشاں جماعت ہے اور جب کسی قومی معاملہ کے متعلق **نمونہ** پیش کرنے کی حاجت پڑتی ہے تو سیالکوٹ کی جماعت ہی کا نام لینا پڑتا ہے اور اسی امر میں مجھکو اور تمام بہی خواہان قوم اور بزرگان ملت کو خوشی ہوتی ہے۔ یہ ایک فضل ہے جو سیالکوٹ کی جماعت کو ملا ہے

ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

اسی جماعت نے عید فنڈ کی تحریک کی تھی اور یہ تحریک سالہا سال سے کام کر رہی ہے اور سیالکوٹ ہی کی جماعت کو یہ فخر ہے کہ **عید فنڈ** کی رقم سب سے زیادہ جمع کر کے بھیجتی رہی ہے۔ اب **عید اضحیٰ** کی تقریب قریب ہے اس لئے قبل از وقت جماعت کو آگاہ کرنا ضروری ہے کہ اس موقعہ پر نہایت احتیاط اور کوشش سے کام کیا جاوے اور اگر ہر **فرد** ایک ایک روپیہ جیسا کہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس فنڈ میں داخل کر دے تو ایک سال کے مدرسہ کے اخراجات صرف ایک **عید** کے تقریب پر جمع ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ امر افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ جیسا چاہیئے سعی نہیں کی جاتی۔ اس لئے میں احمدی انجمنوں کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس موقعہ کو غنیمت سمجھیں اور جہاں تک ان سے ہو سکے اس فنڈ کی فراہمی کے لئے دل و جان سے کوشش کریں اور اگر زیادہ نہیں تو کم از کم **دس ہزار** روپیہ تو اس تقریب پر جمع ہو جانا چاہیئے۔ ہر ایک انجمن سے جس قدر رقم وصول ہوگی وہ اخبار میں انجمن کے اسماء چھاپ دینے کی کوشش کی جائے گی۔

عید فنڈ کے علاوہ **قربانی کی کھالوں** کو جمع کر کے اسکا روپیہ یہاں کے مساکین طلباء کی ضروریات کے لئے دیا جاوے ان رقوم کے لئے جو بہترین مصرف یہاں موجود ہیں دوسری جگہ نہیں۔ ان چھوٹی چھوٹی باتوں سے قوم کے بڑے بڑے کام ہو سکتے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ وہ کونسے الفاظ لاؤں جن سے قوم کے دل متاثر ہو سکیں یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے وہ جس دل کو چاہے قومی ضرورتوں کے احساس کیلئے برگزیدہ کرے زمانہ آئیگا جب ان ضروریات کیلئے دست سوال دراز کرنیکی حاجت نہ ہوگی اس وقت لوگ چاہیں گے کہ انکا روپیہ کسی دینی خدمت کیلئے کام آئے مگر سلسلہ مستغنی ہوگا۔

پس آج وقت ہے کہ ہم اپنے مالوں سے سلسلہ کی خدمت کریں قوم کے بچوں کی تعلیم کا سوال بہت بڑا سوال ہے۔ اور اس پر تمہاری آئندہ نسلوں کی ترقی کا سوال وابستہ ہے اس لئے اسکول کرنے کی طرف توجہ کرو۔

میں پھر ایک بار کہتا ہوں کہ عید فنڈ پوری توجہ اور سعی سے وصول کیا جاوے اور قربانی کی کھالیں بھی احتیاط سے جمع کر کے انکا روپیہ مساکین فنڈ کے لئے بھیجا جاوے۔

مختصر اور ضروری نوٹ

سالانہ جلسہ کے اجمالی حالات بھی اگر لکھے جاویں تو انکے لئے کئی مضمونوں کی ضرورت ہے۔ علاوہ بریں سالانہ جلسہ کی تقریب کیوجہ سے مجھے اسقدر مصروفیت رہی کہ آخری دنوں میں **نزلہ** اور **زکام** کے شدید حملہ کی وجہ سے میں بیمار رہا اور کوئی وقت مجھے لکھنے کے لئے نہ مل سکا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ضروری تھا کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریریں جلد تر شایع ہو جائیں۔ اس لئے ان تقریروں کے بعد اجمالی حالات لکھونگا۔ کیونکہ وہ صرف سلسلہ کی تاریخ کا ایک جزو ہیں۔

احمدی انجمنوں کے قیام کا سلسلہ بہت مفید اور مبارک ہے۔ گذشتہ ایام جلسہ میں یہ تحریک ہوئی تھی اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے۔ کہ سال ۱۹۰۷ء میں یہ سلسلہ باوجود ابتدائی تحریک ہونے کے موثر ثابت ہوا اور مختلف مقامات پر انجمنیں قائم ہو گئی ہیں اور ہو رہی ہیں جس قدر یہ سلسلہ وسیع اور مستحکم ہوگا اسیقدر قومی کاموں میں رسوخ اور استحکام پیدا ہوگا۔ امید کی جاتی ہے کہ احمدی احباب جہاں جہاں انجمنیں قائم نہیں ہوئی ہیں قائم کرنے کی کوشش کریں۔

یکم جنوری ۱۹۰۸ء سے جناب مرزا خدا بخش صاحب مولف عسل مصفّی ضلع لاہور میں دورہ کرینگے۔ صدر انجمن احمدیہ نے اسی غرض کیلئے ان کو مامور کیا ہے۔ انکا کام ہوگا۔ کہ ضلع لاہور کے مختلف دیہات اور قصبات میں دورہ کر کے جہاں جہاں احمدی ہوں باضابطہ انجمنیں قائم کریں اور افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع لاہور کی مکمل فہرست تیار کریں انہیں ضروریات قوم اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقاصد سے باخبر کریں امید کیجاتی ہے۔ کہ جہاں جہاں مرزا صاحب جائیں گے وہاں کے احمدی احباب جو اپنی قوم میں اور اپنے قصبہ و گاؤں میں رسوخ رکھتے ہیں ان قومی کاموں میں انہیں پوری مدد دیں گے۔

ضلع جالندھر کے لئے بنگہ کی انجمن احمدیہ صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے انجمن ضلع قرار دی گئی ہے۔ اور میاں رحمت اللہ صاحب اسکے سکرٹری مقرر ہوئے ہیں اور وہ ضلع جالندھر کے مختلف دیہات میں انجمنیں بنا رہے ہیں اس لئے ضلع جالندھر کے تمام احمدیوں کو ضروری ہے خصوصاً تحصیل نکودر اور تحصیل جالندھر اور تحصیل پھلور کے احمدیوں کو کہ وہ اپنی اپنی فہرست تیار کر کے انکو اطلاع دیں تاکہ وہ اس قومی کام کو سہولت سے کر سکیں

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آپکے اہل بیت اور جملہ متعلقین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بعافیت ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک نہایت ہی ضروری اور مفید تصنیف میں مصروف ہیں۔

۲۔ بزرگان ملت کی صحت قوم کے لئے مژدہ راحت افزا ہے۔

۳۔ گذشتہ ہفتہ جلسہ سالانہ کیوجہ سے قادیاں میں عجیب رونق اور برکات کا ہفتہ تھا مختلف مقامات اور مختلف طبقوں کے احمدی احباب جمع تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو پبلک تقریریں فرمائیں جو حقایق و معارف کا دریا ہیں۔ اور جس میں سے ایک تقریر کا حصہ آج کے اخبار میں درج ہوتا ہے۔

۴۔ نئی تالیفات اس ہفتہ میں دو تین شائع ہوئی ہیں ایک چکڑالوی فتنہ کے رد میں منشی محمد ظہیر الدین اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم نے نہایت محنت اور سعی سے لکھی ہے اسکی قیمت ۵ر ہے دفتر الحکم سے ملتی ہے

اور ایک **مجموعہ فتاویٰ احمدیہ** مولوی **محمد فضل** صاحب چنگوی نے اخبار الحکم۔ بدر کے گذشتہ اور حال کے تمام فائلوں کی پڑتال کر کے اور ایسا ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے اخذ کر کے ترتیب وار تین جلدوں میں طیار کیا ہے انمیں تقریباً پانچسو مسایل ہیں اور یہ فتاویٰ جیسا کہ نام سے ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قلم سے نکلے ہوئے ہیں اور تقریباً پچاس کے ایسے ہیں جو بزرگان ملت کے قلم سے نکلے ہیں پہلی جلد میں عبادات کے متعلق فتاویٰ درج ہیں یعنے نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کے متعلق دوسری جلد میں نکاح طلاق وغیرہ اور عام معاملات کے متعلق بحث ہے۔ تیسری جلد میں عقاید کا ذکر ہے فہرست مضامین بطور ضمیمہ الحکم کسی اگلی اشاعت میں ہی شایع ہوگی قیمت ہر سہ جلد عہ معہ محصول ڈاک ہے اور مولوی محمد فضل صاحب چنگوی سے چنگا بنگیال براہ گوجر خان ضلع راولپنڈی کے پتہ پر درخواست کرنے سے ملیگی۔

خدا تعالیٰ کی تازہ وحی

ایام جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ وحی نازل ہوئی۔

یا ایہا النبی اطعموا الجائع والمعتر

یعنے اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سالانہ جلسہ پر حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریر بے نظیر

(مورخہ ۲۷؍ دسمبر ۱۹۰۷ء بروز جمعہ)

خدا کا شکر
دیکھو اول اللہ جلشانہ کا شکر ہے کہ آپ صاحبون کے دلون کو اس نے ہدایت دی اور باوجود اسبات کے کہ ہزارون مولوی ہندوستان اور پنجاب کے تکذیب مین لگے رہے اور ہمین دجال اور کافر کہتے رہے۔ آپ کو ہمارے سلسلہ مین داخل ہونیکا موقع دیا۔ یہ بھی اللہ

خدا کا معجزہ
جلشانہ کا بڑا معجزہ ہے کہ باوجود اس قدر تکذیب اور تکفیر کے اور ہمارے مخالفون کی دن رات کی سرتوڑ کوششون کے یہ جماعت بڑہتی جاتی ہے میرے خیال مین اس وقت ہماری جماعت ۴ لاکھ سے بہی زیادہ ہوگی اور یہ بڑا معجزہ ہے۔ کہ ہمارے مخالف دن رات کوشش کر رہے ہین اور جان کاہی سے طرح طرح کے منصوبے سوچ رہے ہین اور سلسلہ کو بند کرنے کے لئے پورا زور لگا رہے ہین۔ مگر خدا ہماری جماعت کو بڑہاتا جاتا ہے۔

خدا کی حکمت
جانتے ہو کہ اس مین کیا حکمت ہے؟ حکمت اس مین یہ ہے۔ کہ اللہ جلشانہٗ جسکو مبعوث کرتا ہے اور جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑہتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے اور اس کے روکنے والا دن بدن تباہ اور ذلیل ہوتا جاتا ہے اور اس کے مخالف اور مکذ

مخالفین کی تباہی
آخرکار بڑی حسرت سے مرتے ہین جیساکہ تم دیکھتے ہو کہ ہماری مخالفت کرنے والے اور ہمارے سلسلہ کو روکنے والے بیسیون مرچکے ہین۔

خدا کے ارادہ کو جو درحقیقت اسکی طرف سے ہے کوئی بہی روک نہین سکتا اور خواہ کوئی کتنی ہی کوششین کرے اور ہزارون منصوبے سوچے مگر جس سلسلہ کو خدا شروع کرتا ہے اور جسکو وہ بڑہانا چاہتا ہے۔ اس کو کوئی روک نہین سکتا کیونکہ اگر ان کی کوششون سے وہ سلسلہ رُک جائے تو

خدا ہی سب پر غالب ہے
ماننا پڑیگا کہ روکنے والا خدا پر غالب آگیا۔ حالانکہ خدا پر کوئی غالب نہین آسکتا۔

پہر ایک یہ معجزہ ہے کہ اُن لوگون کی بابت جو ہزارون لاکھون ہمارے پاس آتے رہتے ہین اللہ جلشانہ نے براہین احمدیہ مین پہلے ہی سے خبر دے رکھی تہی اور یہ وہ کتاب ہے جو عرب فارس انگلستان اور دیگر ممالک مین ۲۵ برس کا عرصہ

۲۵ برس پہلے کی اقتداری پیشگوئی
گذرا شایع ہوچکی ہے اس مین بہت سے اُسی زمانہ کے الہام بہی درج ہین اور یہ ایک ایسی بدیہی بات ہے جس سے کوئی یہودی عیسائی مسلمان برہمو آریہ انکار نہین کرسکتا۔ اور اس کتاب کا ہمارے اشد العداوۃ یعنی مولوی محمد حسین صاحب نے اُسی زمانہ مین ریویو بہی لکہا تہا۔ اور اسی کتاب براہین احمدیہ مین آنیوالی مخلوق کی صاف طور پر پیشگوئی درج ہے۔ اور یہ کوئی معمولی پیشگوئی نہین بلکہ عظیم الشان پیشگوئی ہے اور وہ یہ ہے۔

الہامات الٰہیہ
یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ ینصرک اللہ من عندہٖ یرفع اللہ ذکرک ویتم نعمتہ علیک فی الدنیا والاخرۃ۔ صفحہ ۲۴۱ اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتہی امر الزمان الینا الیس ھذا بالحق۔ صفحہ ۲۴۰ وما کان اللہ لیترکک حتی یمیز الخبیث من الطیب صفحہ ۲۴۱ فحان ان تعان وتعرف بین الناس صفحہ ۲۴۸ انی ناصرک انی حافظک انی جاعلک للناس اماما صفحہ ۵۰۰

یہ اس کی عبارت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ گرچہ اس وقت تو اکیلا ہے مگر وہ زمانہ تجہپر آنیوالا ہے کہ تو تن تنہا نہین ہوگا فوج در فوج لوگ دور دراز ملکون سے تیرے پاس آوین گے

مخلوق کا آنا اور انتظام مہمانان
اور آپ جانتے ہین کہ جب اس قدر مخلوق آئے گی تو آخر ان کے کہانے کے واسطے بہی انتظام چاہیئے اس لئے فرمایا یاتیک من کل فج عمیق یعنی وہ لوگ تحفے تحایف اور ہزارون روپے تیرے لئے لے کر آوین گے۔ پہر خدا فرماتا ہے ولاتصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس صفحہ ۲۴۲ یعنی کثرت سے مخلوق تیرے پاس آئیگی اس کثرت کو دیکہہ کر گہبرا نہ جانا اور ان کے ساتہہ کج خلقی سے پیش نہ آنا۔ اس وقت جبکہ یہ الہام براہین احمدیہ مین شایع کئے گئے تہے۔

پیشگوئی کے وقت قادیان کیحالت
قادیان ایک غیر مشہور قصبہ تہا اور ایک جنگل کیطرح پڑا ہوا تہا کوئی اسے جانتا بہی نہ تہا اور اتنے لوگ جو یہان بیٹہے ہین کون کہہ سکتا ہے۔ کہ اُس وقت بہی اسکی یہی شہرت تہی۔ بلکہ تم مین سے تقریباً سب کے سب ہی اس گاؤن سے ناواقف تہے

اب بتلاؤ کہ خدا کے ارادہ کے بغیر آج سے پچیس چہبیس برس پیشتر اپنی تنہائی اور گمنامی کے زمانے مین کوئی کس

خدا کے بغیر کوئی ایسا دعویٰ نہیں کرسکتا
طرح دعوے کرسکتا ہے کہ مجہپر ایک زمانہ آنیوالا ہے جبکہ ہزارہا لوگ میرے پاس آوین گے اور طرح طرح کے تحفے اور تحایف میرے لئے لاوینگے اور مین دنیابہر مین عزت کے ساتہہ مشہور کیا جاؤنگا۔

دیکہو جتنے انبیا آج سے پہلے گذر چکے ہین ان کے بہت سے معجزات تو نہین ہوا کرتے تہے۔ بلکہ بعض کے پاس تو صرف ایک ہی معجزہ ہوتا تہا۔ اور جس معجزہ کا مین نے بیان کیا ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان معجزہ ہے جو ہر

عظیم الشان معجزہ
ایک پہلو سے ثابت ہے اور اگر کوئی نراہٹ دہرم اور ضدی نہ ہوگیا ہو تو اسپر دعویٰ بہر ستور باتا پڑتا ہے کیونکہ میری اس تنہائی اور گمنامی کے زمانے کے بیان کے ہندو بہی گواہ ہین اور وہ بتا سکتے ہین کہ مین اس وقت اکیلا تہا اور ارد گرد کے لوگ بہی مجہے نہ جانتے تہے ہان اگر کوئی ہندو اس سے انکار کرے تو اس کو چاہیئے کہ میرے سامنے آکر جہوٹ بولے کہ اس وقت بہی اسی طرح سے لوگ آیا کرتے تہے اور اگر وہ کہین کہ یہ اتفاقی بات ہے تو پہر

نظیر پیش کرو
کسی اور جگہ سے اس کی نظیر بتا دین دسدنیا مین ایسا بتادین کہ ایک شخص ۲۵ برس پہلے گمنامی کی حالت مین ہو اور اس وقت اس نے پیشگوئی کی ہو کہ میرے پاس فوج فوج لوگ آوینگے اور ہزارہا روپیون کے مال ومتاع اور تحفے تحایف لے کر آوین گے اور مین خداتعالےٰ کیطرف سے ہر طرح سے مدد دیا جاؤنگا۔ اور پہر اسی طرح سے وہ پیشگوئی پوری بہی ہوگئی ہو اگر یہ دکہادوین تو ہم مان لین گے۔ یونہی بہانہ جوئیان تو ہم قبول نہین کرینگے

بہانہ جوئی چہوڑو
کیونکہ اس طرح تو کسی نبی کا کوئی بہی معجزہ قبول نہین کیا جاسکتا ان کو چاہئے کہ کسی کذاب کی نظیر پیش کرین کہ اسنے پچیس برس پہلے اس طرح سے اقتداری پیشگوئی کی ہو اور پہر وہ پوری بہی ہوگئی ہو اگر یہ ایسا کر دین تو ہم تیار ہین کہ انہین قبول کرلین۔

اگر کوئی کہے کہ خبر خوابین آیا ہی کرتی ہین اور ان مین سے بعض پوری بہی ہوا ہی کرتی ہین تو اس کا یہ جواب ہے کہ ان مین یہ قدرت اور نصرت کہان ہوتی ہے اس طرح کی فتح اور مدد اور دشمنون کا ادبار اور اپنا اقبال دشمنون کی ذلت اور اپنی عزت یہ تو صرف انبیا کے ہی سپرد ہے دوسرے کا تو اس مین کچہہ حصہ نہین یہ تو خداتعالیٰ کا فعل ہے۔ یہ خوابین تو نہین۔

براہین احمدیہ وہ کتاب ہے کہ جس کے کل مذہبون والے گواہ ہین اور ہر ایک ملک مین جس کی اشاعت ہوچکی ہے۔ اور یہان کے ہندو بہی جس کے گواہ ہین مثلاً ملاوامل اور شرم پت جو اسی قادیان کے رہنے والے ہین وہ پہچان سکتے ہین کہ یہی باتین نہین جو اس وقت لکہی گئی تہین۔ اب دیکہو کہ کیا معجزات اس سے بڑہ کر ہوتے ہین یہی تو معجزہ ہے کہ پیشگوئی کے بعد ہندو آریہ عیسائی مسلمان نیچری وہابی اپنے بیگانے سب کے سب ہمارے دشمن ہوگئے تہے اور اک

دنیا ہمارے مخالف ہو گئی تھی اور ہم پر طرح طرح کے فتوے لگائے گئے تھے ہمارے تباہ کرنے میں پورے زور لگائے گئے اور ایسی ایسی حد بندیاں کی گئی تھیں کہ جو ہمیں سلام علیکم کہے وہ بھی کافر اور جو خوش خلقی سے پیش آوے وہ بھی کافر اور ہمارے ساتھ وہ وہ باتیں کی یعنی روا رکھی گئیں جن کو شریف لکھ سن بھی نہیں سکتے۔ راستوں میں بیٹھ بیٹھ کر لوگوں کو یہاں آنے سے روکا گیا اور طرح طرح کی باتیں پیش کر کے لوگوں کو ورغلایا گیا۔ مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالےٰ نے پہلے ہی سے فرمایا ہوا تھا۔ کہ لاکھوں لوگ تیرے پاس آویں گے اور ہزار ہا روپے اور تحفہ تحائف لائیں گے اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ ان کی مخالفت اور دشمنی کی بابت بھی خدا تعالےٰ نے پہلے ہی سے اطلاع دی تھی۔ بلکہ اسی کتاب میں ایک یہ الہام بھی درج ہے یعصمک اللّٰہ من عندہ وان لم یعصمک الناس صفحہ ۵۱ یعنی اللہ تعالیٰ تیری حفاظت کریگا اور شریروں کی شرارتوں اور دشمنوں کے منصوبوں سے وہ خود تجھے محفوظ رکھیگا اور اگرچہ لوگ تیری حفاظت اور مدد نہ کریں گے مگر خدا ان سب الزاموں اور بہتانوں سے جو شریر لوگ تجھ پر لگائینگے تیرا معصوم ہونا ثابت کر دے گا۔

عظیم الشان پیشگوئی اب دیکھو یہ کیسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی۔ آخر سچائی کی جستجو کرنے والے کو ماننا پڑیگا اور جو بے ایمان ہے اس کا ہم کیا کریں۔ کیونکہ جو سچا ہی نہیں اس کا مذہب بھی کچھ نہیں کتنا بڑا معجزہ ہے کہ سب مخالف پورا زور لگالیں اور جو کچھ کر سکیں کریں۔ مگر ہم اپنے وعدوں کو پورا کریں گے۔

لیکھرامی فیصلہ ایسا ہی ایک پنڈت لیکھرام تھا۔ وہ قادیان میں آیا اور دو ماہ کے قریب یہاں رہا۔ یہاں کے لوگوں نے اسے بھکایا اور میری مخالفت پر اُسے آمادہ کیا۔ آخر اس نے مباہلہ کے طور پر ایک دعا لکھی اور اس میں میرا نام اور اپنا نام لکھ کر اپنے پرمیشر سے نہایت تضرع اور ابتہال کے ساتھ پرارتھنا کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اسے ہلاک کرے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ وید سچے ویدوں کے رشی منی بھی سچے اور (نعوذ باللہ) ہمارے نبی کریم جھوٹے اور ہمارا قرآن شریف جھوٹا ہے۔ غرض اسی قسم کی باتیں لکھکر اس نے اپنے پرمیشر سے فیصلہ چاہا اور بہت دعائیں کیں۔ بہت رویا چلایا اور بہت ناک رگڑی ادہر چھ برس کی پیشگوئی کی گئی۔ مگر وہ اپنی شوخی کے سبب سے ۵ برس میں ہی مر گیا اور مرا بھی اسی طرح جس طرح پیشگوئی میں لکھا تھا۔ یعنی عید کے دوسرے دن چھری سے قتل کیا گیا۔ غرض میرے پاس اس قدر نشان ہیں کہ ان کے بیان کرنے کے لئے وقت کافی نہیں۔ میرے پاس تو یہی نشان کافی ہے کہ اتنے آدمی جو یہاں آئے ہیں ان میں سے ہر ایک آدمی ایک ایک نشان ہے اور خدا تعالےٰ نے اُن سب کی پہلے سے خبر دے رکھی ہے اور یہ سب نصرتیں اور تائیدیں جو ہمارے شامل حال ہیں اللہ تعالےٰ نے پہلے ہی سے ان کا ہمارے ساتھ وعدہ کر رکھا ہے لیکن جو جھوٹا اور مفتری

مفتری کو مدد نہیں ملتی علی اللہ ہوتا ہے اس کو خدا کبھی نصرت نہیں دیتا۔ بلکہ الٹا ہلاک کرتا ہے لیکن تم لوگ جانتے ہو کہ ہم پر طرح طرح کے جھوٹے الزام لگائے گئے۔ مقدمے کئے گئے۔ کچہریوں میں ہمیں بدنام اور بے عزت کرنے کی کوششیں کی گئیں قتل کے مقدمے دائر کئے گئے قتل کے مقدمہ میں ڈگلس صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جسکی پیشی میں یہ مقدمہ تھا۔ پوری طرح سے تحقیقات کر کے آخر مجھے کہا کہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ آپ بری ہیں اور اگر آپ چاہیں تو ان پر نالش کر کے سزا دلا سکتے ہیں اب بتلاؤ اگر خدا ہمارے ساتھ نہ ہوتا تو اس قسم کی فتح اور نصرت ہمیں حاصل ہو سکتی تھی؟ اس خون کے مقدمہ میں مولوی محمد حسین نے بھی گواہی دی تھی لیکن میں نے پہلے ہی سے کہدیا تھا۔ کہ میں بری کیا جاؤں گا۔ اب بتلاؤ کہ ان مقدموں سے ان لوگوں کو کیا حاصل ہوا بجز اس کے کہ ایک اور نشان ظاہر ہو گیا۔ یاد رکھو کہ ایک مفتری اور

مقدمات کا انجام الکذاب کا کام کبھی نہیں چلتا اور اسکو خدا تعالےٰ کیطرف سے مدد اور نصرت کبھی نصیب نہیں ہوتی کیونکہ اگر مفتری کا کام بھی اسی طرح سے دن بدن ترقی کرتا جاوے تو پھر اس طرح سے خدا کے وجود میں بھی شک پڑ جاوے اور خدا کی خدائی میں اندھیر پڑ جاوے۔ جب سے دنیا پیدا ہوئی عادت اللہ اسی طرح پر ہے کہ جو سچے ہوتے ہیں خدا تعالےٰ انہیں کی مدد کیا کرتا ہے۔ اور عادت اللہ اسی طرح سے ہے کہ ایک جہان ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ اور جس

مسافر اور کتے طرح سے کوئی مسافر چلتا ہے تو کتے اس کے ارد گرد جمع ہو کر بھونکتے اور شور مچاتے ہیں اسی طرح سے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے وہ چونکہ ان لوگوں میں سے نہیں ہوتا ہے اس لئے دوسرے لوگ کتوں کی طرح اُس پر پڑتے ہیں اور مخالفت کا شور مچاتے اور دکھ دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن آخر خدا تعالےٰ ایک نظر میں ان سب کو ہلاک کر دیتا ہے۔

اب یہ بھی سن لو کہ وہ بڑا ہی خوش قسمت انسان ہے۔ جو اسلام جیسے پاک مذہب میں داخل ہے لیکن صرف زبان سے اسلام اسلام کہنے سے کچھ نہیں بنتا جب تک کہ سچے دل سے انسان اس پر کاربند نہ ہو جاوے اکثر لوگ اس قسم کے بھی ہوتے ہیں جن کی نسبت قرآن شریف میں لکھا ہے۔ واذا لقوا الذین آمنوا قالوا آمنا و اذا خلوا الی شیاطینهم قالوا انا معکم انما نحن مستهزؤن یعنی جب وہ مسلمانوں

منافقوں کا عمل درآمد کے پاس جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمانوں میں اور جب وہ دوسروں کے پاس جاتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کو قرآن شریف میں منافق کہا گیا ہے۔ اس لئے جب تک کوئی شخص پورے طور پر قرآن مجید پر عمل نہیں کرتا تب تک وہ پورا پورا اسلام میں بھی داخل نہیں ہوتا۔ قرآن مجید ایک ایسی پاک کتاب ہے جو اس وقت دنیا میں آئی تھی جب کہ بڑے بڑے فساد پھیلے ہوئے تھے اور بہت سی اعتقادی اور عملی غلطیاں رائج ہو گئی تھیں اور تقریباً سب کے سب لوگ بد اعمالیوں اور بد عقیدگیوں میں گرفتار تھے۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہ

قرآن کریم کے نزول کیوقت زمانہ کیحالت قرآن مجید میں اشارہ فرماتا ہے۔

ظهر الفساد فی البر والبحر۔ یعنی تمام لوگ کیا اہل کتاب اور کیا دوسرے سب کے سب بد عقیدگیوں میں مبتلا تھے اور دنیا میں فساد عظیم برپا تھا۔ غرض ایسے زمانہ میں خدا تعالےٰ نے تمام عقاید باطلہ کی تردید کے لئے قرآن مجید جیسی کامل کتاب ہماری ہدایت کے لئے بھیجی جس میں کل مذاہب باطلہ کا رد موجود ہے اور خاص کر

سورۃ فاتحہ کی فضیلت سورۃ فاتحہ میں جو پنجوقت ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اشارہ کے طور پر کل عقاید کا ذکر ہے۔ جیسے فرمایا اللہ تعالےٰ نے الحمد للّٰہ رب العلمین۔ یعنی ساری خوبیاں اس خدا کے لئے سزاوار ہیں جو سارے جہانوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ الرحمٰن الرحیم اعمال کا بدلہ دینیوالا۔ مالک یوم الدین۔ جزا سزا کے دن کا مالک ان چار صفتوں میں کل دنیا کے فرقوں کا بیان کیا گیا ہے۔

آریہ صاحبان بعض لوگ اس بات سے منکر ہیں کہ خدا ہی تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جیو یعنی ارواح اور پرمانوں یعنی ذرات خود بخود ہیں اور جیسے پرمیشر آپ ہی آپ چلا آتا ہے ویسے ہی وہ بھی آپ ہی آپ چلے آتے ہیں اور ارواح اور ان کی کل طاقتیں گن اور خواص جن پر دفتروں کے دفتر لکھے گئے خود بخود ہیں اور ذرات عالم اور ان کی تمام قوتیں بھی خود بخود ہیں اور باوجود اس کے کہ ان میں قوت اتصال اور قوت انفصال خود بخود پائی جاتی ہے۔ وہ آپس میں ملاپ کرنے کے لئے ایک پرمیشر کے محتاج ہیں۔ غرض یہ وہ فرقہ ہے جس کی طرف اللہ تعالےٰ نے رب العلمین کہہ کر اشارہ کیا ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے

سناتن دہرم والے جس کی طرف الرحمٰن کے لفظ میں اشارہ ہے اور یہ فرقہ سناتن دہرم والوں کا ہے۔ گو وہ مانتے ہیں کہ پرمیشر ہی سے سب کچھ نکلا ہے مگر وہ کہتے ہیں کہ خدا کا فضل کوئی چیز نہیں وہ کرموں کا ہی پھل دیتا ہے۔ یہانتک کہ اگر کوئی مرد بنا ہے تو وہ بھی اپنے اعمال سے اور اگر کوئی عورت بنی ہے تو وہ بھی اپنے اعمال سے

اور اگر ضروری اشیاء جیسا نات نباتات وغیرہ بنی ہین تو وہ بہی اپنے اپنے کرمون کی وجہ سے۔ الغرض یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی صفت رحمان سے منکر ہے۔ وہ خدا جس نے زمین سورج چاند ستارے وغیرہ پیدا کئے اور ہوا پیدا کی تاکہ ہم سانس لے سکین اور ایک دوسرے کی آواز سن سکین اور روشنی کے لئے سورج چاند وغیرہ اشیاء پیدا کین اور اسوقت پیدا کین جب کہ ابھی سانس لینے والون کا وجود اور نام ونشان بہی نہ تھا تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کچہہ ہمارے ہی اعمال

کرمون کا پہل

کی وجہہ سے پیدا کیا گیا ہے۔ کیا کوئی اپنے اعمال کا دم مار سکتا ہے۔ کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ یہ سورج چاند ستارے ہوا وغیرہ میرے اپنے عملون کا پہل ہے غرض خدا کی صفت رحمانیت اس فرقہ کی تردید کرتی ہے۔ جو خدا کو بلا مبادلہ یعنی بغیر ہماری کسی محنت اور کوشش کے بعض اشیاء کے عنایت کرنیوالا نہین مانتے۔ اسکے بعد خدا تعالےٰ کی صفت الرحیم کا بیان ہے یعنی محنتون کوششون اور اعمال پر ثمرات حسنہ مترتب کرنے والا۔ یہ صفت اس فرقہ کو رد کرتی ہے جو اعمال کو بالکل لغو خیال کرتے ہین اور کہہ دیتے ہین کہ

اعمال کی ضرورت

میان نماز کیا تو روزے کیا اگر غفور الرحیم نے اپنا فضل کیا تو بہشت مین جائینگے نہین تو جہنم مین۔ اور کبھی کبھی یہ لوگ اس قسم کی باتین بہی کہہ دیا کرتے ہین کہ میان عبادتان کرکے ولی تو ہم نے کچہہ تہوڑا ہی بننا۔ کچہہ کیتا کیتا نہ کیتا نہ سہی۔ غرض الرحیم کہہ کر خدا ایسے ہی لوگون کا رد کرتا ہے اور بتاتا ہے کہ جو محنت کرتا ہے اور خدا کے عشق اور محبت مین محو ہو جاتا ہے۔ وہ دوسرون سے ممتاز اور خدا کا منظور نظر ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی خود دستگیری کرتا ہے

مجاہدات کی ضرورت

جیسے فرمایا والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا یعنی جو لوگ ہماری خاطر مجاہدات کرتے ہین آخر ہم ان کو اپنا راستہ دکہا دیتے ہین جتنے اولیا انبیا اور بزرگ لوگ گذرے ہین۔ انہون نے خدا کی راہ جب بڑے بڑے مجاہدات کئے تو آخر خدا نے آپنے دروازے ان پر کہول دیئے۔ لیکن وہ لوگ جو خدا تعالےٰ کی اس صفت کو نہین مانتے عموماً ان کا یہی مقولہ ہوتا ہے۔ کہ میان ہماری کوششون مین کیا پڑا ہے۔ جو کچہہ تقدیر مین پہلے روز

نوشتہ تقدیر

سے لکہا ہے۔ وہ تو ہو کر رہے گا۔ ہماری محنتون کی کوئی ضرورت نہیں جو ہونا ہے وہ آپ ہی ہو جاویگا۔ اور شاید چورون اور ڈاکوون اور دیگر بدمعاشون کا اندر ہی اندر یہی مذہب ہوتا ہوگا

جرائم پیشہ لوگون کا مذہب

غرض یہ بات یاد رکہنی چاہئے کہ خدا تعالےٰ کے نعمں دو قسم کے ہوتے ہین ایک تو وہ ہین جن مین اعمال کا کوئی دخل نہین جیسے سورج چاند ہوا وغیرہ جو خدا تعالےٰ نے بغیر ہمارے کسی عمل کے ہمارے وجود مین آنے سے ہی پیشتر اپنی قدرت کاملہ سے تیار کر رکہے ہین اور دوسرے وہ ہین جن مین اعمال کا دخل ہے۔ اور عابد زاہد اور پرہیزگار لوگ عبادت کرتے اور پہر اپنا اجر پاتے ہین اب تین فرقون کی بابت تو تم سن چکے ہو۔ یعنی ایک فرقہ تو

رب

وہ ہے کہ جو اللہ تعالےٰ کو رب نہین سمجہتا اور ذرہ ذرہ کو اس کا شریک ٹھہراتا ہے اور بتاتا ہے کہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنا اللہ تعالےٰ کی طاقت سے باہر ہے اور جیسے خدا خود بخود ہے ویسے ہی وہ بہی خود بخود ہے۔ اس لئے رب العالمین کہہ کر اس فرقہ کی تردید کی گئی ہے۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جو سمجہتا ہے کہ خدا اپنے فضل سے کچہہ نہین دے سکتا۔ جو کچہہ بہی ہمین ملا ہے اور ملیگا۔

رحمٰن

وہ ہمارے اپنے کرمون کا پہل ہے اور ہوگا۔ اس لئے لفظ رحمٰن کے ساتہہ اس کا رد کیا گیا ہے

رحیم

اور اس کے بعد الرحیم کہہ کر اس فرقہ کی تردید کی گئی ہے۔ اعمال کو غیر ضروری خیال کرتے ہین اب ان تینون فرقون کا بیان کرکے فرمایا۔ یعنی جزا سزا کے دن کا مالک اور اس سے اس گروہ کی تردید مطلوب ہے، جو کہ جزا سزا کا قائل نہین۔ کیونکہ ایسا ایک فرقہ بہی دنیا مین موجود ہے۔ جو جزا سزا کا منکر ہے۔ جو لوگ خدا کو رحیم نہین مانتے ان کو تو بے پرواہ بہی کہہ سکتے ہین۔ مگر جو مالک یوم

مالک یوم الدین

الدین والی صفت کو نہین مانتے وہ تو خدا کی ہستی سے ہی منکر ہوتے ہین اور جب خدا کی ہستی ہی نہین جانتے تو پہر جزا سزا کس طرح مانین۔ غرض ان چار صفات کو بیان کرکے خدا فرماتا ہے کہ اے مسلمانو تم کہو کہ ایاك نعبد وایاك نستعین۔ یعنی اے چار صفتون والے خدا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہین اور اس کام کے لئے

عرش مخلوق نہین

مدد بہی تجہہ ہی سے چاہتے ہین۔ اور یہ جو حدیث شریف مین آیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے عرش کو چار فرشتون نے اٹہایا ہوا ہے۔ اس کا مطلب بہی یہی ہے کہ اس کی ان چارون صفات کا ظہور موجود ہے اور اگر یہ چار نہ ہون۔ یا چارون مین سے ایک نہ ہو تو پہر خدا کی خدائی مین نقص لازم آتا ہے اور بعض لوگ ناسمجہی سے عرش کو جو ایک مخلوق چیز مانتے ہین تو وہ غلطی پر ہین۔ ان کو سمجہنا چاہئے کہ عرش کوئی ایسی چیز نہین جسکو مخلوق کہہ سکین وہ تو تقدس اور تنزہ کا ایک وراء الوراء مقام ہے۔ بعض لوگ خیال کرتے ہین کہ جیسے ایک بادشاہ تخت پر بیٹہا ہوا ہوتا ہے۔ ویسے ہی خدا بہی عرش پر جلوہ گر ہے۔ جس سے لازم آتا ہے کہ محدود ہے۔ لیکن ان کو یاد رکہنا چاہئے کہ قرآن مجید مین اسبات کا ذکر تک نہین کہ عرش ایک تخت کی طرح ہے جس پر خدا بیٹہا ہے کیونکہ نعوذ باللہ اگر عرش سے مراد ایک تخت لیا جاوے جس پر خدا بیٹہا ہوا ہے۔ تو پہر ان آیات کا کیا ترجمہ کیا جاویگا جہان لکہا ہے۔ کہ خدا ہر ایک چیز پر محیط ہے۔ اور جہان تین ہین وہان چوتہا ان کا خدا۔ اور جہان چار ہین وہان پانچوان ان کا خدا۔ اور پہر لکہا ہے۔ ونحن اقرب الیه من حبل الورید ۲۶/۱۶ اور وھو معکم این ماکنتم ۲۷/۱ غرض اس بات کو اچہی طرح سے یاد رکہنا چاہئے کہ کلام الٰہی مین استعارات بہت پائے جاتے ہین چنانچہ ایک جگہ دل کو بہی عرش کہا گیا ہے کیونکہ خدا کی تجلی

عرش ایک وراء الوراء مقام ہے

بہی دل پر ہوتی ہے اور ایسا ہی عرش اس وراء الوراء مقام کو کہتے ہین جہان مخلوق کا نقطہ ختم ہو جاتا ہے۔ اہل علم اس بات کو جانتے ہین کہ ایک تو تشبیہ ہوتی ہے اور ایک تنزیہ ہوتی ہے۔ مثلاً یہ بات کہ جہان کہین تم ہو وہ تمہارے ساتہہ ہے اور جہان پانچ ہون وہان چہٹا انکا خدا ہوتا ہے یہ ایک قسم کی تشبیہ ہے جس سے دہوکا لگتا ہے کہ کیا خدا پہر محدود ہے؟ اس لئے اس دہوکہ کے دور کرنے کے لئے بطور جواب کے کہا گیا ہے کہ وہ تو عرش پر ہے۔ جہان مخلوقات کا دائرہ ختم ہو جاتا ہے اور وہ کوئی اس قسم کا تخت نہین ہے جو سونے چاندی وغیرہ کا بنا ہوا ہو۔ اور اسپر جواہرات وغیرہ جڑے ہوئے ہون۔ بلکہ وہ تو ایک اعلیٰ ارفع اور وراء الوراء مقام ہے۔ اور اس قسم کے استعارات قرآن مجید مین بکثرت پائے جاتے ہین۔ جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ومن کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی واضل سبیلا ۱۵/۱۸ ظاہر تو اس کے معنی یہی ہین

روحانی اندھے

کہ جو اس جگہ اندہے ہین وہ آخرت کو بہی اندہے ہی رہین گے۔ مگر یہ معنی کون قبول کریگا۔ جبکہ دوسری جگہ پر صاف طور پر لکہا ہے۔ کہ خواہ کوئی سوجاکہا ہو۔ خواہ اندہا جو ایمان اور اعمال صالحہ کے ساتہہ جاویگا وہ تو بینا ہوگا۔ لیکن جو اس جگہ ایمانی روشنی سے بے نصیب رہیگا۔ اور خدا کی معرفت حاصل نہین کرے گا۔ وہ آخر کو بہی اندہا ہی رہیگا

دنیا مزرعہ آخرت

کیونکہ یہ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔ جو کچہہ کوئی یہان بوئے گا وہی کاٹے گا۔ اور جو اس جگہ سے بینائی لے جائیگا۔ وہی بینا ہوگا۔ پہر اس کے آگے خدا تعالےٰ نے ایک دعا سکہلائی ہے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا کہ تو رب العالمین رحمٰن رحیم اور مالک یوم الدین ہے ہمین وہ راہ دکہا جو ان لوگون کی راہ ہے۔ جنپر تیرا بے انتہا فضل ہوا۔ اور تیرے بڑے بڑے بڑے انعام اکرام ہوئے۔

مومن کا فرض

مومن کو چاہئے کہ ان چار صفات والے خدا کا صرف زبانی اقرار ہی نہ کرے بلکہ اپنی ایسی حالت بناوے جس سے معلوم ہو۔ کہ وہ صرف خدا کو ہی رب جانتا ہے۔ زید عمر کو نہین جانتا۔ اور اس بات پر یقین رکہے کہ درحقیقت خدا ہی ایسا ہے۔ جو عملون کی جزا سزا دیتا ہے۔

باقی آئندہ۔

مدغاسکر کے مسلمان

مدغاسکر ایک بہت بڑا جزیرہ براعظم افریقہ کے شرق میں ہے آج کل اس جزیرہ پر فرانسیسیون کی حکومت ہے۔ فرانس کا رسالہ "عالم اسلامی" لکھتا ہے کہ مدغاسکر مین بہت سے مسلمان موجود ہین جنہین سے مسلمان موجود ہین جن مین سے بعض عرب ہین اور بعض ہندوستانی کئی سو مسلمان ماجونکا مین آباد ہین۔ (۲۴۱) مسلمان تاماناف مین اور (۱۲۳) مسلمان ویوکوسوارن مین۔ اور بہت سے مسلمان جزیرہ کے ساحلی مقامات فوہمار۔ انالالافا۔ مایغاتانونا۔ اور موردناوافا مین پائے جاتے ہین۔ اکثر مسلمان سوداگری کرتے ہین۔ ان کی ایک مسجد بھی ہے۔ ہر سال وہ اپنے مذہبی اور دنیوی معاملات کے طے کرنے کے لئے اپنا ایک پیشوا انتخاب کرتے ہین۔ آجکل ان کا قومی سردار ایک دولتمند وزیر عیسی نامی ہے۔ وہ زمانہ حال کی ترقی کی باتون پر مائل ہین اور اپنے بچون کو تعلیم دیتے ہین۔ ناماتاف کے مدرسہ مین (۹۰) طلباء داخل ہین جن مین سے (۲۰) طلباء مسلمان ہین۔ ماجونکا کے فرانسیسی مدرسہ مین بھی ایک گروہ مسلمان طلباء کا موجود ہے جنکو فرانسیسی مدرس تعلیم دیتا ہے۔ نوسی بک کے مدرسہ مین بھی ایک کلاس مسلمان طلباء کے لئے کھلنے والی ہے۔ تاناناریو مین جنرل کلیانی نے جو انجمن مشرقی تحقیقات کی چند سال سے قایم کی ہے۔ اُسنے عربی زبان کی قلمی کتابین اور قرآن مجید کے خوشخط قلمی نسخے جو انبیتورہ۔ انتیزاکا۔ اتنانوزی (جو مشرقی ساحل پر واقع ہین) فازنکانکانا۔ اور فوہیانو وغیرہ مقامات مین کثرت سے پائے جاتے ہین۔

جزیرہ مارشس کے مسلمان

یہ جزیرہ مدغاسکر سے ۴۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے عالم اسلامی" لکھتا ہے کہ اس جزیرہ کے اکثر باشندے ہندوستانی مسلمان ہین۔ ۱۸۳۸ء مسلمانون نے اس جزیرہ مین آباد ہونا شروع کیا۔ یہ مسلمان کاشتکاری مین مشغول ہین۔ اور ان مین سے اکثر نیشکر کی کاشت کرتے ہین جو اس جزیرہ کی اہم پیداوار ہے۔ ان مسلمانون سے بہت دنون کے بعد سورت کے مسلمان اور میمن قوم کے لوگ یہان پہنچے اور انہون نے تجارت شروع کر دی۔ اب اس جزیرہ کے ہر قصبہ مین یہ لوگ پہیلے ہوئے ہین۔ اور تجارت کے کام مین مشغول ہین۔ شکر کی سوداگری بھی انہی کے ہاتھ مین ہے۔ یہ شکر ہندوستان کو بھیجتے ہین اور اسکے عوض مین وہان سے غلہ اور کپڑا منگاتے ہین۔ کپڑے کا سب سے بڑا انتجارتی کارخانہ ایک مسلمان کا ہے جس کا نام سید قاید ہے۔ اور سب سے بڑا زمیندار بھی ایک مسلمان ہی ہے جسکا نام سید غلام حسین ہے۔ سورت کے مسلمانون اور میمنون کے تین کارخانے شکرسازی کے بھی ہین۔ مگر شکر کی کاشت کا کام وہ بالکل نہین جانتے۔ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا تھا۔ کہ اس جزیرہ مین ۴۲ ہزار مسلمان آباد ہین۔ انتظامی تقسیم کے لحاظ سے اس جزیرہ کے ۹ حصے ہین ہر حصے مین تین چار مسجدین مسلمانون کی موجود ہین۔ پورٹ لوئیس جو جزیرہ کا دارالحکومت ہے مسلمانون نے ایک عالی شان مسجد بنائی ہے اور اس کے لئے بھی وقف کی آمدنی بھی بہت زیادہ ہے۔ اس مسجد کا امام مکہ یا مدینہ کا کوئی عالم شخص ہوتا ہے۔ اس جزیرہ مین مسلمانون نے کئی انجمنین بھی قایم کی ہین منجملہ ان کے ایک انجمن نہایت شاندار ہے جس کا پریسیڈنٹ بکر علی ہے اس عہدہ پر ہر سال نیا شخص اتفاق رائے سے مقرر کیا جاتا ہے۔ اس جزیرہ کے باشندے کریول زبان مین بات چیت کرتے ہین۔ جو فرانسیسی زبان کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ مگر انگریزی زبان یہان سرکاری زبان ہے۔ فرانسیسی زبان مین سال بھر سے ایک اخبار بھی مسلمانون نے نکالنا شروع کیا ہے جس کا نام "اسلام" ہے۔ اس مین مسلمانون کے قومی مذہبی تعلیمی اور ملکی معاملات پر بحث کی جاتی ہے

فرانس مین مسلمانون کی یادگارین

مصر کے فرانسیسی اخبار "ولیبترا ایجپسین" کو ایک فرانسیسی نامہ نگار لکھتا ہے کہ فرانس کے وسط مین بہت سے کاشتکار ہین جو اپنے رنگ اور خال و خط اور اخلاق و عادات کے لحاظ سے فرانسیسیون سے ممتاز ہین اور یہ سب عربون کی نسل سے ہین۔ ملک کی آب و ہوا نے زبان کے سوا ان کی کسی چیز کو تبدیل نہین کیا ہے۔ اللہ کا لفظ اور بعض دیگر عربی الفاظ بھی ان زبانون مین جاری ہین۔ فرانس کا نامور مورخ موسیو جیمو لکھتا ہے کہ اگر تم کسی کاشتکار کو دیکھو کہ اس کا بدن لاغر ہے چہرہ کی رنگت سانولی ہے نظر تیز ہے اور اس مین دلیری معمول سے زیادہ ہے تو یقین کرو کہ وہ عرب کی نسل سے ہے۔ موسیو فن تمیمہ نے لکھا ہے کہ فرانس کے بعض کاشتکارون کو مین نے دیکھا ہے کہ وہ اب تک باب اسد وغیرہ عربی نام استعمال کرتے ہین تحقیقات سے معلوم ہوا کہ وہ ان فاتح عربون کی نسل سے ہین جنہون نے فرانس پر حملہ کیا تھا۔ اور ان کے پاس شجرہ نسب اب تک موجود ہے۔ دوسب اور یوچی کے فرانسیسی باشندون مین اب تک عربون کے کارنامون کا چرچا ہے ان کے نزدیک وہ تمام قلعے اور منہدم شدہ عمارتین جن پر تین سو برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ عرب قدیم کی یادگارین ہین۔ فرانس کے مغرب اور وسط مین شہر دروازون اور نالون اور پانی کے نلون کے اب تک عربون کی نشانیان پائی جاتی ہین۔ اور ان کے نامون مین بھی عربی نامون کی جھلک موجود ہے

عربون نے ساتوین صدی عیسوی مین کوکاسون مین قدم رکھا۔ الی حور۔ ردیج۔ جیغو۔ فان اور فلائی کو تاخت و تاراج کیا۔ اور اپنی فوجین دریائے لوار اور دریائے گارون کی وادیون تک پہیلا دین۔ اس وقت ڈیوک ڈانٹون عربون کے ساتھ معرکہ آرائی مین مشغول تھا۔ مگر چارلس مارٹل اسکی راہ مین حایل ہوا اور اُسنے عربون سے دوستی کر لی اور مسلمان سپہ سالار عثمان بن علی سے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ اس واقعہ کے بعد عثمان نے ارادہ کیا کہ وہ اندلس سے الگ ایک نئی سلطنت قایم کرے۔ اور خود مختار بن بیٹھے۔ اس خیال کے اظہار سے مسلمانون مین باہم نفاق پیدا ہوگیا انجام یہ ہوا کہ مسلمانون کی قوم نے فرانسیسیون کی قوم سے بواٹیہ کے میدان مین شکست پائی اس شکست کے بعد جو عرب فرانس مین باقی رہے ان کے ساتھ فرانسیسی باشندون نے کوئی ظالمانہ سلوک نہین کیا۔ بلکہ وہ ان کے دوست بن گئے اور ان کے ساتھ گہل مل گئے کیونکہ ان عربون مین نہایت شریفانہ جذبات تھے۔ فرانسیسیون نے عربون کی ہمسایگی کو کس قدر پسند کیا ہے۔ اس کا ثبوت اس امر سے ہوتا ہے۔ کہ فرانس کے بہت سے کاشتکار جو لکھنا پڑھنا بھی نہین جانتے اور نہ تاریخ سے آگاہ ہین۔ عربون کی شجاعت اور فیاضی کے قصے اور ان کے نمایان کارنامے نہایت لطف اور دلچسپی سے بیان کرتے ہین۔ کرنیلیا کے فرانسیسی باشندے آج تک اپنے تئین فرانسیسون سے الگ تہلگ جانتے ہین اور دیگر فرانسیسی کے باشندون کے ساتھ شادی بیاہ نہین کرتے ان کی زبان بھی فرانسیسی زبان سے جدا ہے کیونکہ اس مین عربی کے الفاظ کثرت سے شامل ہین اور عجیب تر بات یہ ہے کہ وہ اپنی عورتون کو پردہ مین رکھنا پسند کرتے ہین۔ باہر نہین نکلنے دیتے۔

۸۸۹ء مین عربون نے دوسری دفعہ فرانس پر حملہ کیا اور ان کی کشتیان سان تیروپیز کی بندرگان مین لنگر انداز ہوئین اور انہون نے کئی شہرون پر قبضہ کر لیا۔ اور ڈہائی سو برس تک ان کا قبضہ رہا۔ اس زمانہ مین افریقہ کے مسلمانون کے ساتھ ان کی تجارت جاری تھی۔ تاریخ ان مسلمانون کی فضیلتون اور خوبیون کو سنہری الفاظ مین نمایان کرتی ہے۔ اور بتاتی ہے کہ انہون نے فرانس مین آبپاشی کا طریقہ جاری کیا۔ مختلف

قسم کے نلون کی زراعت فرانسیسیون کو سکہائی کوہ اپلیس پر مویشیون کے چرنے کے لئے گہاس کی کاشت کی عربون کے گہوڑون کی نسل فرانس مین پہیلائی۔ چٹائیون کے بننے کا فن اولوسون مین جاری کیا۔ چنانچہ کوتین مین ان عرب کاریگرون کی نسل آج موجود ہے۔ کشتیون کے بنانے کا فن بہی فرانسیسیو نے انہین سے سیکہا ہے۔ غرضیکہ ان عربون نے اپنی بہت سی خوبیون اور اپنے بہت سے کمالات سے فرانس کے باشندون کو متمتع کیا۔ جن کی داستان طویل ہے۔

(علی گڈہ انسٹیٹیوٹ گزٹ)

ترکیب بند بتقریب جلسہ سالانہ

دارالامان قادیان

(جو ۲۹ دسمبر ۱۹۰۹ء کو منشی نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی نے پڑہی)

عجب دلکش سماں ہے دوستو ماہ دسمبر میں — نظر آتے ہیں انوار خدا عالم کے منظر میں
یہ دور کامرانی ہے دلوں میں شادمانی ہے — سرور ایسا نہ پایا بزم صہبا دور ساغر میں
منور ہو گئے دل نور حق کی شمع روشن سے — چمک ایسی کہاں بدر منور مہر انور میں
کہنچے آتے ہیں دل یہ اثر جذب محبت کا — کشش ایسی نہیں دیکہی کمند زلف دلبر میں
بحمد اللہ کہ ہم مہر و وفا کی لطف اٹہاتے ہیں — مزے ملتے رہیں عشاق کو جو روز محشر میں
خدا کی پاک ہستی کا یقین پیدا ہے دلوں میں — رہی سودا گیسوی بتاں عشاق کے سر میں
خدا کی یاد سے الفت بتوں کے نام نفرت ہے — ہوئی سرشار ہم محب خدا صاحب پیمبر میں
خیال و وہم کے بت کعبہ دل ہو گیا ہے — وہ تاثیریں بہری ہیں نعرہ اللہ اکبر میں
صدائیں دعوت حق کی دلوں میں پہنچی تی ہیں — یہ اعجاز مسیحائی ہے جو گہر کر جائیں پیمبر میں

مسیحا آمد و درد دل ما را مداوا کرد
بنفخ روح ایمان در دم اعجاز مسیحا کرد

پلائے آؤ ہیں تا کی تشنگی میں تیر دریہم — پلا دو ریسے پیاسے ہیں اے ساقی کوثر ہم
تمنا ہے کہ پاک الایشوں سے ہوں زبان و دل — تری قلب مطہر کے اثر سے ہوں مطہر ہم
نہو خوئے جفا ہم میں نہ ہو بو ریا ہم میں — محبت کے ہوں بندے اور رہیں الفت کے خوگر ہم
رہیں سب یکزباں ہو کر مثل شیر پانی ہو کر — جسیں ہو کر برادر ہم ہوں باہم شیر و شکر ہم
حکومت اک خدائے پاک کی اقلیم دل پر ہو — خدا کے حکم کے ہو کر رہیں بندہ پرور ہم
لباس نظم پہنا ہیں تیری سچی باتو نیر — سخنور جنکو کہتی ہیں نہیں ایسے سخنور ہم
ہمیں کیا بوث اس سے کوئی دارا ہو سکندر ہو — تری مدحت گری سے ہیں نصیبے کی سکندر ہم
نہیں اب یہ بیاں میں کوئی جوہر اے مسیحا ہم — فقط تیری بانکی تیغ کی ہیں خام جوہر ہم
سخندانی نہ ہاندانی یہ کچہ نازش نہیں ہمکو — یہ کیا کم فخر حاصل ہے کہ ہیں تیرے ثنا گر ہم

نیازے ہست باثر ثاقب فرخندہ اختر را
بمداحی تو نازے است اکبر را مضطر را

مسیحا ہم ہوئے زندہ تیری معجز بیانی سے — حیات نو ملی ہمکو تری شیریں بیانی سے
ہمارے درد کی دارو نہیں ہے دنیا تیری — ہوا تو مہربان ہم پر خدا کی مہربانی سے
ترو خشک جہاں پر ظلمتیں جب چہا گئیں آکر — جہاں روشن ہوا انوار وحی آسمانی سے
امڈ کر آئی ہم پر رحمت حق ہو گئے زندہ — نہیں ہم دہوچکے تہے ہاتہ اپنی زندگانی سے
دلوں میں جوش اٹہا یار باقی کی محبت کا — ہوئی اک سرد مہری یار فانی ارغانی سے
ہوئی یاجوج اور ماجوج پسپا تیری ہمت سے — کہنچی دیوار اسکندر تری جادو بیانی سے
تو ہی ابنار فارس سے ہوا مرد خدا پیدا — زبانیں کٹ گئیں عدا کی تیغ اصفہانی سے
جہاں سے اٹہ گیا تہا نور ایمانی ثریا پر — تو لایا کہینچکر وہ نور امواج آسمانی سے
یقیں اعداء دیں کو کیوں نہیں آتا خدا جانے — خدا سب کو بچائے سوء ظن بدگمانی سے

مسیحا راست گویم از خدائے آسمان ہستی
ہماں از آسماں ہستی ہماں صاحب نشاں ہستی

دنیائے اسلام کی خبریں

(ماخوذ از الندوہ)

مدینہ منورہ۔ سلطان روم نے مدینہ منورہ میں حرم نبوی کے لئے برقی روشنی کے انتظام کا حکم دیا ہے۔ تازہ ڈاک سے معلوم ہوا کہ بہت جلد اس کا نفاذ ہونیوالا ہے۔

مکہ مبارکہ۔ مکہ معظمہ کے خطوط سے معلوم ہوا کہ اس سال مطوفین حجاج کو سخت پریشان کر رہے ہیں۔ ہر حاجی کا فرض ہے کہ مطوف کو تین پونڈ نذرانہ دے۔ بدنظمیوں کی زیادتی سے روز بروز حجاز ریلوے کی ضرورت واضح ہوتی جاتی ہے۔

بغداد۔ اہل بغداد آجکل سابق کے طویل خواب غفلت سے بیدار ہو رہے ہیں۔ دولت عباسیہ کی عظیم الشان یونیورسٹی "مدرسہ مستنصریہ" کے آثار بغداد میں اب بہی باقی ہیں لیکن تباہ و ویران ہیں۔ سنتے ہیں بغدادیوں کو ادہر توجہ ہوئی ہے اور حکومت سے اس کے واگزار کرانے اور پہر تعلیم گاہ بنانے کی فکر میں ہیں۔ زمانے کے بے درد ہاتہوں سے یہ یادگار خراب ہو رہی ہے اور خرابات تو نہیں مگر جونگی خانہ بنی ہوئی ہے۔

عراق عرب۔ تاریخ بتا رہی ہے کہ سابق میں عراق عرب علم و تمدن کا سرچشمہ تہا۔ بصرہ و کوفہ لٹریچر کے صدر مقام تہے۔ تمدن و تہذیب کے تذکرے میں حلہ، وجیل نیل، سامرا، انبار کے نام آجاتے ہیں مگر اکثر کا نشان نہیں ملتا۔ تعلیم نہایت محدود ہے اور حکومت نے جو مدرسے قایم کئے ہیں انمیں عربی کی تعلیم پر ترکی زبان کو مقدم رکہا گیا ہے۔ الجوائب المصریہ اخبار فرات کے حوالہ سے لکہتا ہے کہ بغداد ریلوے کیوجہ سے جرمنی عراق میں تجارتی اغراض کے لئے جرمن عنصر بڑہا رہی ہے اور تالیف قلوب کے لئے ایک عربی مدرسہ بہی قایم کرنا چاہتی ہے پیشگاہ سلطانی میں عنقریب درخواست پیش ہونیوالی ہے۔

مصر۔ جنگ اگر سیف و سنان کے علاوہ قلم و زبان سے بہی ہو سکتی ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مصر میں جنگ احزاب برپا ہے۔ حزب عربی میں گروہ و جماعت کو کہتے ہیں۔ مصر میں کئی پارٹیاں ہیں ایک پارٹی کنسرویٹو ہے اور چونکہ اس کے ممبروں میں اکثر غیر ملکی ہیں لہذا اہل مصر اس کو "حزب الدخلاء" کہتے ہیں اس فرقہ کا صدر و کارکن فارس نمر اڈیٹر المقطم ہے۔ لبرل پارٹیوں میں بڑی پارٹی مصطفے کامل پاشا اڈیٹر اللواء کی ہے جس کا نام "الحزب الوطنی" ہے۔ ایک پارٹی روسا و امراء کی قایم ہے جس کے مہتمم اڈیٹران الجریدہ ہیں۔ اس پارٹی کا نام "حزب الامۃ" ہے۔ آنریبل شیخ علی یوسف اڈیٹر المؤید ایک اور پارٹی قایم کرنے کی فکر میں ہیں جس کے لئے ایجپشین گزٹ امید ظاہر کرتا ہے کہ یہ سب سے اہم جماعت ہوگی۔ ان تمام پارٹیوں میں سخت خصومت ہے اور گو اول الذکر کے علاوہ باقی جماعتوں میں اصولاً کوئی اختلاف نہیں مگر فروعی منازعات نہایت بڑہے ہوئے ہیں۔

عربی زبان۔ مسٹر آرنلڈ سابق پروفیسر مدرسۃ العلوم علیگڈہ عربی زبان کی تکمیل کے لئے مصر گئے ہیں مصری اخباروں نے پر جوش الفاظ میں ان کا خیر مقدم ادا کیا ہے۔ ناظرین نے اخباروں میں پڑہا ہوگا کہ ہندوستان کے ایک ہندو ڈپٹی کمشنر بہی دو ماہ سے اسی شوق میں وہیں مقیم ہیں۔ لیکن ابہی تک اس خصوص میں کسی مسلمان کا نام نظر نہ پڑا ہوگا!!! اس سال عربی کی تکمیل کا سرکاری جائزہ بہی جسکی مقدار پانچہزار روپیہ تہی ایک شریف ہندو کو ملا ہے۔

شکاگو۔ شکاگو یونیورسٹی کے لایق پروفیسروں نے سبط ابن الجوزی کی مشہور تاریخ "اخبار الزمان" کی جلدیں بڑے اہتمام سے چہاپی ہیں اور اب خاص مولف کے حالات و واقعات زندگی اور اسکی تالیف پر ریویو کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ لکہنے کی فکر میں ہیں۔

ہنگری۔ ہنگری کا مشہور مستشرق دگولڈ زیہر جس نے مصر میں رہکر عربی پڑہی اور خاص جامع ازہر سے سند فضیلت حاصل کی "آداب العرب" کے عنوان پر ایک کتاب لکہ رہا ہے۔ ابن جریر کی اختلاف الفقہاء اسی کی چہپوائی ہوئی ہے۔ جامع ازہر کی نسبت سے وہ اپنے آپ کو ازہری لکہتا ہے۔

حجۃ اللہ البالغہ۔ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی علم اسرار الدین کے موجد ہیں اور اس علم کی سب سے پہلی تالیف انکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ ہے۔ حسن قبول اس کا نام ہے کہ حکومت سوڈان نے کلیہ غوردون (گارڈن کالج) واقع خرطوم کے نصاب درس میں اس کو داخل کیا ہے اور سررشتہ تعلیم نے اس کے پڑہانے کی خاص طور پر سفارش کی ہے۔

رومیہ۔ مسلمانوں کو اپنے بزرگوں کی قدر نہ کرنیکا اختیار ہے لیکن یورپ کو انکی پایہ شناسی میں ذرا بہی دریغ نہیں۔ اہل رومیہ حال میں سلطان صلاح الدین فاتح بیت المقدس کے نام پر ایک مدرسہ کا افتتاح

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چہپکر شایع ہوا۔